103291 ـ ایك بے نماز شخص كے متعلق شكایت ہے كہ وہ بدكاری اور فحاشی كے كام كرتا ہے

سوال

مجھ پر انکشاف ہوا كہ میرا بہنوئی حرام طریقہ سے مال كماتا ہے، وہ ایك ملك سے خلیجی ملك میں لڑكیاں سپلائی كرتا ہے تا كہ ان كے ساتھ حرام كام كریں، حتی كہ وہ خود بھی ان لڑكیوں كے ساتھ بدكاری كرتا ہے، اس نے میرے دوسرے بہنوئی كے سامنے اس كا اعتراف بھی كیا ہے، میں نے اپنے والد كو بتایا لیكن وہ نہیں مانتے ان كا كہنا ہے كہ ایسا مستحیل ہے، كیونكہ ایك اچھا انسان ہے، انہوں نے اس كی علت یہ بیان كی كہ میرا دوسرا بہنوی غیرت كھا گیا ہے اس لیے وہ جھوٹ گھڑ رہا ہے.
لیكن میں اس كی تصدیق كرتی ہوں كیونكہ وہ ہمیشہ گھر سے غائب رہتا ہے، اور خاص كر رات كے وقت ـ واللہ اعلم ـ حتی كہ میری بہن نے بھی مجھے كچھ باتیں بتائیں ہیں، اور اسے شك ہے كہ وہ اس كے ساتھ خیانت كر رہا ہے لیكن وہ جھوٹ بولتا ہے تو وہ اس كو سچ مان لیتی ہے، اب وہ حاملہ ہے اور اس كی ایك بچی بھی ہے، میں نے اس كے متعلق جو كچھ سنا ہے وہ بہن كو نہیں بتایا، آپ سے گزارش ہے مجھے یہ بتائیں كہ مجھے اپنی بہن كے متعلق كیا كرنا چاہیے، تقریبا دو برس اس كی شادی كو ہوئے ہیں وہ نفسیاتی مریض بن چكی ہے، وہ شخص نماز بھی ادا نہیں كرتا، اور نہ ہی اللہ سے ڈرتا ہے، باقی علم تو اللہ كے پاس ہے برائے مہربانی مجھے بتائیں كہ میں كیا كروں، كیا میں نے جو كچھ اس كے متعلق سنا ہے وہ بہن كو بتانا ضروری اور واجب ہے، یا كہ اس موضوع كو ختم كر كے خاموش ہو جاؤں، میں ہر وقت اللہ سے اس كی ہدایت كی دعا كرتی رہتی ہوں، اور سب سے زیادہ مجھے یہ پریشانی ہے كہ كہیں اسے ایڈز جیسی خطرناك بیماری نہ لگ جائے اور وہ میری بہن كو منتقل ہو جائے، اور اسی طرح مجھے خطرہ ہے كہ اس كے بچے ضائع نہ ہو جائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہماری عزیز بہن یہ مشكل حل كرنے كے لیے تین امور كی نصیحت كرتے ہیں:

سب سے پہلے بہنوئی كے اس فعل كا یقین.

اور اگر ان برائیوں كا ثبوت مل جائے تو اسے نصیحت كریں.

اور اگر وہ اس فعل پر مصر رہے تو پھر نكاح فسخ كر لیں، چاہے وہ فعل نماز كی عدم ادائیگی ہو یا فحش كام.

رہا پہلا معاملہ تو اصل میں مسلمان شخص بری ہے اور کسی بھی مسلمان شخص پر کوئی ایسی تہمت نہیں لگانی چاہیے جو اس میں نہ پائی جاتی ہو، وگرنہ تہمت لگانے والا گنہگار ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی جرم کے ایذاء دیں جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ بڑے ہی بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں الاحزاب (58).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اس طرح ہے:

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذاء پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پیشمانی اٹھاؤ الحجرات (6).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ بھی ان آداب میں شامل ہوتا ہے جو عقلمندوں کو استعمال کرنے اور جن آداب سے متصف ہونا لازم ہے، وہ یہ کہ جب کوئی فاسق انہیں خبر دے تو وہ اس خبر کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کریں، اسے فوری طور پر حاصل نہ کر لیا کریں؛ کیونکہ اس میں بہت خطرناکی پائی جاتی ہے، اور گناہ میں واقع ہونے کا باعث ہے.

کیونکہ اس کی اس خبر اگر سچی اور پکی خبر کا درجہ دیا جائے اور ایك عادل شخص کی خبر کا درجہ دیا جائے تو اس کے موجب اور مقتضی پر عمل کیاجائیگا، تو اس طرح اس خبر کے سبب کئی ناحق جانیں اور مال تلف ہونگے، جو بعد میں ندامت کا باعث بنےگا.

بلکہ فاسق کی خبر آنے پر اس کی اچھی طرح تحقیق اور یقین کرنا واجب ہے، اور اگر دلائل اور قرائن اس کی صداقت پر دلالت کرریں تو اس پر عمل کیاجائیگا اور اس کی تصدیق کی جائیگی، اوراگر اس کے جھوٹ پر دلالت کریں تو اسے جھٹلا دیا جائیگا، اور اس پر عمل نہیں ہو گا.

پھر اس آیت میں یہ بھی دلیل ہے کہ ایك صادق و سچے شخص کی خبر مقبول ہے، اور جھوٹے اور کاذب شخص کی خبر مردود ہے اسے قبول نہیں کیا جائیگا، اور فاسق شخص کی خبر پر توقف کیا جائیگا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں "

دیکھیں: تفسیر سعدی (799).

اس لیے اصل یہی ہے کہ تہمت نہ لگائی جائے، اور اصل بریت ہی ہے، اور جس نے اس کے اعتراف کا گمان کیا

ہے ہو سکتا ہے اس کی جانب سے ہی جھوٹ بولا گیا ہو، اور یہ چیز کوئی بعید نہیں، اور اگر خبر دینے والے کی سچائی اور صدق واضح ہو جائے، اور جو کچھ ہوا ہے اس کے صحیح ہونے کی تصدیق مل جائے تو پھر ہم اس کی طرف جائینگے:

دوسری چیز:

اور وہ اسے وعظ و نصیحت کرنا ہے.

تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دین خیر خواہی ہے.

ہم نے عرض کیا: کس کی خیر خواہی ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ کے لیے، اور اس کی کتاب کے لیے، اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے، اور مسلمان اماموں کے لیے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (55).

اور جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

" میں نے نماز کی پابندی اور زکاۃ کی ادائیگی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (501) صحیح مسلم حدیث نمبر (56).

اور نصیحت اچھے اور احسن انداز سے اور اچھے اسلوب میں کرنی چاہیے تا کہ غلط راہ پر چلنے وال ٹیڑھا شخص سیدھا ہو جائے، اور اس کی راہ صحیح ہو جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے، اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقینا آپ کا رب اپنی راہ سے بھکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے، اور راہ راست پر چلنے والے لوگوں

سے بھی پورا واقف ہے النحل (125).

اور سب سے پہلے اسے نماز ادا کرنے كى نصيحت كريں، اسے يہ ضرور معلوم ہونا چاہيے كہ نماز ترك كرنا كفر ہے، اور تارك نماز ملت اسلاميہ سے خارج ہو جاتا ہے اور اگر وہ تارك نماز كى حالت ميں ہى مر گيا تو اس كى موت جاہليت كى موت ہے، اور وہ مرتد ہو كر مريگا.

پھر اس كے بعد اسے يہ حرام كام ترك كرنے كى نصيحت كى جائے، جو وہ ان ملازماؤں كے ساتھ فحش اور برائى كے كام كرتا ہے، اور كسى دوسرے كو بھى ان كے ساتھ حرام كرنے ميں معاونت كرنے كے ليے لڑكياں سپلائى كرتا ہے، بلكہ اگر خادمات اور ملازمائيں صرف كام كاج كے ليے لائى جائيں تو اصلا اس ميں بھى بہت سارى خرابياں پائى جاتى ہيں.

ملازماؤں اور خادمات كے متعلق كلام اور انہيں دوسرے ملكوں سے منگوانے كا حكم، اور جن گھروں ميں يہ خادمات اور ملازمائيں كام كرتى ہيں ان كے مالكان جو غلط كام اور ممانعت ميں واقع ہوتے ان كے متعلق آپ كو سوال نمبر (26282) كے جواب ميں آپ كو تفصيل ملےگى، آپ اس كا مطالعہ ضرور كريں.

اور اگر اس كے متعلق جو بات كہى گئى ہے اس كى سچائى ثابت ہو جائے، اور وہ نصيحت قبول نہ كرے اور ترك نماز اور برائياں كرنے پر اصرار جارى ركھے تو پھر آپ كو تيسرى چيز پر عمل كرنا چاہيے:

اور وہ تيسرى چيز يہ ہے كہ نكاح فسخ كرتے ہوئے اس اور اس كى بيوى كے درميان جدائى اور تفريق كر دى جائے؛ كيونكہ تارك نماز مرتد ہے، اور اس كا عقد نكاح مسلمان عورت سے فسخ ہو جاتا ہے؛ اور اس ليے بھى كہ كسى عفت و عصمت كى مالك عورت كے ليے كسى زانى اور فاجر كے نكاح ميں باقى رہنا حلال نہيں.

اور ترك نماز فسخ نكاح كا موجب ہے، رہا مسئلہ دوسرى منكرات اور برائيوں كا تو يہ فسخ نكاح كى موجب نہيں، ليكن بيوى كا اس طرح كے برے افعال پر راضى ہونا اس ميں شريك ہونے كے مترادف ہے، اور اس طرح كے شخص پر نہ تو اس كى بيٹى اور نہ ہى بيوى كے بارہ ميں اطمنان كيا جا سكتا ہے، اور نہ ہى پرامن رہا جا سكتا ہے، اور اسى طرح خطرناك قسم كى بيمارياں منتقل ہونے كا بھى خدشہ ہے.

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

نماز ترك كرنا كفر اور ملت اسلاميہ سے خارج ہونا ہے، اور اگر اس كى بيوى ہو تو اس كا نكاح اس سے فاسخ ہو جائيگا، اور اس كا ذبيحہ بھى حلال نہيں، اور نہ ہى اس كا روزہ قبول ہوگا، اور نہ ہى صدقہ و خيرات، اور اس كے ليے مكہ جانا اور حرم ميں داخل ہونا بھى جائز نہيں.

اور اگر وہ مر جائے تو اسے غسل دينا اور كفن دينا جائز نہيں، اور نہ ہى اس كى نماز جنازہ پڑھائى جائيگى، اور اسے مسلمانوں كے قبرستان ميں بھى دفن نہيں كيا جائيگا، بلكہ اسے صحرا ميں ليجا كر گڑھا كھود كر اس ميں ڈال كر مٹى ڈال دى جائيگى.

اور جس كسى كا كوئى قريبى رشتہ دار فوت ہو جائے اور اسے علم ہو كہ وہ نماز ادا نہيں كرتا تھا تو اس كے ليے لوگوں كو دھوكہ دينا جائز نہيں كہ وہ انہيں اس كى نماز جنازہ پڑھنے كا كہے؛ كيونكہ كافر كى نماز جنازہ ادا كرنا حرام ہے؛ اس ليے كہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور ان ميں سے كوئى مر جائے تو آپ اس كا نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھيں، اور نہ ہى اس كى قبر پر كھڑے ہوں، يہ اللہ اور اس كے رسول كے منكر ہيں التوبۃ (84).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

نبى اور دوسرے مسلمانوں كو جائز نہيں كہ مشركين كے ليے مغفرت كى دعا مانگيں اگرچہ ان كے رشتہ دار ہى ہوں اس امر كے ظاہر ہو جانے كے بعد كہ يہ لوگ جہنمى ہيں التوبۃ (113).

مزيد آپ سوال نمبر (10094) اور (2182) اور (5208) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

ليكن ہم ايك بار پھر پلٹ كر عزيز سائلہ كو يہ نصيحت كرتے ہيں كہ اس شخص كے متعلق اس طرح كى باتيں كرنے ميں جلد بازى كا مظاہر مت كريں، يا بغير كسى شرعى دليل كے اسے اپنى بہن كو مت بتائيں، اور اس كى زندگى خراب مت كريں، اور گھر تباہ كرنے كا باعث نہ بنيں، اور بيماريوں كے منتقل ہونے اور ازدواجى خيانت كى بجائے اللہ كى حدود كى حرمت پامال ہونے پر ہميں زيادہ غيرت مند ہونا چاہيے.

اور آپ اس كے ليے ہدايت كى پورى كوشش سے دعا كريں اور اپنى بہن كے حالات كى اصلاح طلب كريں، اور اس كى اولاد كو ہر قسم كى برائى و شر شرير قسم كے افراد سے محفوظ ركھنے كى دعا مانگيں.

واللہ اعلم .